احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 7 جولائی 2004ء 18 جمادی الاول 1425 ہجری - 7 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 149

اللہ تعالیٰ کی کبریائی

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منبر پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی عظمت بیان کرتا ہے کہ میں جبار ہوں میں متکبر ہوں- میں بادشاہ اور عزیز اور کریم ہوں-

(مسند احمد حدیث نمبر 5157)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا 5

بیت النور ہملٹن کا معائنہ- نیاگرا فالز پر قدرت کے نظارے

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

28 جون 2004ء

بروز پیر

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے بیت...... ٹورانٹو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح نو بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ فیملی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ 11-30 بجے تک جاری رہا۔

کینیڈا کی پانچ جماعتوں مسی ساگا، نارتھ یارک، پیس ولیج، ویسٹن ساؤتھ، سکاربرو اور امریکہ کی تین جماعتوں میری لینڈ، ورجینیا اور Rhode Island کے 31 خاندانوں کے 183 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

بارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ہملٹن مشن ہاؤس جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً 1-30 بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس ہملٹن "بیت النور" پہنچے۔ اس مشن ہاؤس کی عمارت 1998ء میں خریدی گئی تھی۔ اس کا مجموعی رقبہ 12 ہزار مربع فٹ ہے جب کہ ساڑھے پانچ ہزار مربع فٹ حصہ پر عمارت تعمیر ہے۔ ساری عمارت ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ یہ عمارت شہر کی شرقاً غرباً تین بڑی سڑکوں میں سے ایک سڑک "کنگ سٹریٹ" پر واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی 5 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ ہملٹن شہر کو "اسٹیل سٹی" بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں دو بڑی اسٹیل ملز ہیں۔

جب حضور انور مشن ہاؤس پہنچے تو ہملٹن جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بچوں کا ایک گروپ خوبصورت لباس زیب تن کئے ہوئے اور جماعت کے پرچم لہراتے ہوئے استقبالیہ نغمے گا رہا تھا۔ صدر صاحبہ لجنہ کینیڈا کی قیادت میں مقامی لجنہ کی چند خواتین نے بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا اور انہیں خواتین کے حصہ میں لے گئیں۔

حضور انور جب بچوں کے گروپ میں تشریف لائے تو بچے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور خواتین والے حصہ میں تشریف لے گئے۔ بچیوں نے استقبالیہ نغمے گائے۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے اور کچھ دیر خواتین میں تشریف فرما رہے۔ اس کے بعد حضور انور مردانہ ہال میں تشریف لائے۔ جہاں جماعت احمدیہ ہملٹن کے احباب صفوں میں اپنے آقا کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

حضور انور نے سب حاضر احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اس دوران میں بھی جب کوئی بچہ یا بچی اپنے بزرگوں کے ساتھ آتے تو حضور ان سے خصوصی شفقت کا اظہار فرماتے اور انہیں چاکلیٹ عطا فرماتے۔ جب پتہ چلتا کہ بچہ یا بچی وقف نو میں شامل ہے تو حضور کی مسرت بڑھ جاتی اور حضور ازراہ شفقت انہیں اپنے ہاتھ سے ایک ایک قلم بھی عطا فرماتے۔

اس کے بعد حضور انور لائبریری والے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں جماعت کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اڑھائی بجے کے قریب حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پونے تین بجے حضور انور سینٹ کیتھرین جماعت کے صدر مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اختر کی رہائش گاہ کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور انور اور قافلہ کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اختر کا گھر جس علاقہ میں ہے یہ Vinoland کہلاتا ہے اور اس میں بڑی کثرت سے انگور کے باغات ہیں۔ اس علاقہ میں آڑو بہت عمدہ اور بڑے سائز کا ہوتا ہے اس طرح دوسرے پھلوں آلوچہ، ناشپاتی اور چیری کے باغات ہیں۔ اس طرح یہ علاقہ وائین لینڈ ہی نہیں Fruitland بھی ہے۔ ان سرسبز و شاداب باغات میں سے گزرتے ہوئے قافلہ ساڑھے تین بجے چوہدری صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا۔

حضور انور جب جائے رہائش پر پہنچے تو مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اختر اور ان کے خاندان کے افراد کے علاوہ ان افراد خاندان حضرت مسیح موعود نے بھی حضور انور کا استقبال کیا جو ٹورانٹو سے براہ راست آج دوپہر یہاں پہنچے تھے اور جنہیں حضور انور نے بطور خاص آج کے سفر میں شمولیت کے لئے مدعو فرمایا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں:

صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب اور بیگم صاحبہ، نواب حامد الشان صاحب، سید خالد مقصود صاحب اور بیگم صاحبہ۔ مرزا احسن احمد صاحب مع فیملی، اس کے علاوہ سید طارق احمد صاحب مع فیملی اور مرزا رضوان احمد صاحب مع اہلیہ ٹورانٹو سے ہی قافلہ میں شامل تھے۔ یہ رہائش گاہ ایک وسیع عمارت ہے جو ایک بڑے قطعہ میں واقع ایک خوبصورت سبزہ زار میں گھری ہوئی ہے۔ آج کے کھانے کا انتظام باربی کیو (BBQ) کی صورت میں ایک عقبی لان میں کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور مہمانوں اور اراکین قافلہ اور خدام کے ہمراہ باربی کیو میں شرکت فرمائی۔ اس دوران بہت سے مہمانوں اور خدام کو حضور انور سے بے تکلفی کے ماحول میں گفتگو کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

پونے پانچ بجے حضور انور سینٹ کیتھرین مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے۔ اس دفعہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن اختر صاحب گائیڈ تھے اور وہ ایک شارٹ کٹ راستے پر چھوٹی چھوٹی دیہاتی سڑکوں پر سے لے کر آئے۔ راستہ مزید خوبصورت ہو گیا تھا اور مختلف پھلوں کے باغات کا نظارہ اور دلکش ہو گیا تھا۔

سوا پانچ بجے حضور انور سینٹ کیتھرین مشن ہاؤس میں پہنچے تو اس چھوٹی سی جماعت کے چند خاندانوں کے احباب اور بچوں نے حضور انور کا مشن ہاؤس کے باغیچہ میں استقبال کیا جبکہ خواتین نے بیگم صاحبہ کا استقبال کیا اور انہیں مشن ہاؤس کے اندر لے گئیں۔

حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے اور مردوں کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ پھر کچھ دیر کے لئے حضور انور مشن ہاؤس کے اندر خواتین میں تشریف فرما رہے۔

حضور انور باہر تشریف لائے تو مشن ہاؤس کی پراپرٹی جو پونے دو ایکڑ زمین پر مشتمل ہے کا تعارف حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ انشاء اللہ العزیز اس رقبہ میں موزوں جگہ پر بیت الذکر بنانے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے یہ سنتے ہی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ متعلقہ محکمہ کو بیت کی تعمیر کے لئے منظوری کی درخواست دے دیں تا کہ جب بھی تعمیر کا فیصلہ ہو بلاتاخیر تعمیر شروع کی جاسکے۔

یہ سنٹر ایک مخلص احمدی فیملی نے خرید کر جماعت کو مہیا کیا تھا۔ یہ جگہ جہاں بیت تعمیر ہو گی اس مین ہائی وے کے اوپر ہے جو نیاگرا فال کو جاتی ہے اور لاکھوں ٹورسٹ اس سڑک سے گزرتے ہیں۔ ہر گزرنے والے کو تعمیر کے بعد یہ بیت دور سے نظر آئے گی۔

حضور انور ساڑھے پانچ بجے سینٹ کیتھرین

مشن ہاؤس سے روانہ ہوکر چھ بجے کے قریب نیاگرا آبشار(Niagara Falls) پہنچے۔

سب سے پہلے امریکن علاقہ کے آبشار نظر آئے جو بڑے خوبصورت ہیں مگر کینیڈین فالز کے مقابلہ میں بہت چھوٹے ہیں۔ جب حضور کینیڈین فالز پہنچ کر کار سے باہر تشریف لائے تو آسمان پر ہلکے ہلکے بادل تھے۔ جب وہ سورج کے سامنے سے ہٹتے تو دھوپ پھیل جاتی اور جب وہ سامنے آجاتے تو دھوپ غائب ہو جاتی۔ دھوپ اور چھاؤں میں آبشار کے مختلف روپ نظر آتے۔ حضور انور، حضرت بیگم صاحبہ اور ساتھ آنے والی فیملیز اور ممبران نے آبشار کے کنارے مختلف جگہوں پر کھڑے ہوکر اس دیو ہیکل آبشار کا نظارہ کیا۔ ساتھ ساتھ تصاویر کھینچی جا رہی تھیں۔

نیاگرا آبشار دریائے نیاگرا پر واقع ہے۔ یہ دریا جھیل ایری Erie سے نکلتا ہے اور جھیل اونٹاریو (Ontario) میں گرتا ہے۔ دونوں جھیلوں کی سطح سمندر سے بلندی میں فرق کی وجہ سے یہ آبشار وجود میں آیا ہے۔ سب سے پہلے 1615ء میں ایک یورپین Etienne Brule نے اس آبشار کو دیکھا اور دنیا کو اس بارے میں پہلی دفعہ پتہ چلا کہ اتنا عظیم آبشار اس خطہ ارض میں واقع ہے۔ وہ اس سے اتنا مرعوب ہوا کہ اس نے اپنی یادداشتوں میں اس کی بلندی 183 میٹر لکھی جو اصل بلندی سے تین گنا ہے۔

نیاگرا اس علاقہ کے قدیم باشندوں Iroquios کی زبان کا ایک بگڑا ہوا لفظ ہے جس کے معنی ''تنگ آبی راستہ'' کے ہیں۔ نیاگرا آبشار دراصل تین آبشار ہیں۔ دو نسبتاً بہت چھوٹے آبشار امریکن علاقے کے آبشار کہلاتے ہیں اور تیسرا گھوڑے کی نعل Horse Shoe کی شکل کی آبشار کینیڈین علاقہ میں ہے۔ دریائے نیاگرا کا 10 فیصد پانی امریکن آبشاروں سے گرتا ہے اور 90 فیصد کینیڈین آبشار سے۔ گرمیوں میں ان آبشاروں کے ذریعہ ہر سیکنڈ میں 5,720 مکعب میٹر پانی گرتا ہے۔ نیاگرا آبشار کی بلندی 57 میٹر ہے۔

کینیڈین آبشار کو Horse Shoe Falls بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی شکل گھوڑے کے نعل کی طرح نصف دائرہ کی شکل میں ہے۔ کچھ دیر کے لئے آبشار کے کنارے سے نظارہ کرنے کے بعد حضور انور زیر زمین سرنگوں میں Journey Behind The Falls کے لئے تشریف لے گئے۔

پہلے تو سب کو پولی تھین کے زرد رنگ کے رین کوٹ Rain Coat دیئے گئے تا کہ آبشار کا قریب سے نظارہ کرتے ہوئے شدید بارش کی طرف کی بوچھاڑ سے کپڑوں کا بچاؤ ہو سکے۔

پھر لفٹ کے ذریعے نیچے سرنگوں کے دہانے تک اتارا گیا۔ لفٹ میں لکھا تھا کہ آبشار کی بلندی 57 میٹر (188 فٹ) ہے اور لفٹ ہمیں 38 میٹر (125 فٹ) نیچے لے جا رہی ہے۔

لفٹ سے باہر نکل کر سرنگ میں داخل ہوئے تو عجیب وغریب رین کوٹوں میں ملبوس لوگ ایسے خلانورد لگ رہے تھے جنہیں زرد رنگ کے خلائی سوٹ پہنائے گئے ہوں۔

سرنگ میں جاتے ہوئے اس کی پہلی شاخ آبشار کے عین سامنے نکلتی ہے۔ اس کے دہانہ پر پہنچے تو اپنے انتہائی قریب ہزاروں ٹن پانی کے اتنی بلندی سے گرنے سے دہشتناک دھماکوں کی آواز آ رہی تھی۔ دہانے سے باہر نکلے تو تیز طوفانی بارش جیسی بوچھاڑ نے استقبال کیا۔ حضور انور اور بیگم صاحبہ نے بڑی دلچسپی سے سرنگ کے اس دہانہ پر کھڑے ہوکر آبشار کی گھن گرج کو سنا اور اس نظارہ کو دیکھا۔ پانی ایسے گر رہا تھا جیسے کوئی سمندر نیچے آ رہا ہو۔

پھر سرنگ کے دوسرے حصے میں گئے تو دوسری شاخ آبشار کی طرف نکلتی ہوئی ملی۔ اس میں سے باہر نکلے تو اب آبشار کے عین بائیں طرف تھے اور خوفناک گونج کے ساتھ پانی نیچے گرتا دکھائی دیتا تھا۔ سرنگ میں مزید آگے گئے تو اس کے آخری سرے پر پھر راستہ آبشار کی طرف مڑتا تھا۔ اس کے آخر پر گئے تو پتہ چلا کہ آبشار کے پیچھے پہنچ چکے ہیں یعنی ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ ہمارے سر کے اوپر سے آبشار گر رہی ہے۔ اس جگہ سے پانی اتنی طاقت اور تیزی سے گر رہا تھا کہ پانی تو نظر نہ آتا تھا صرف دھند نظر آتی تھی اور تیز ہوا اور زلزلے جیسی گونج سے سرنگ کی چٹانیں تھرتھراتی محسوس ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سرنگ کے تینوں سروں پر آبشار کا مختلف جہتوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد واپس لوٹے۔

زیر زمین سرنگوں سے واپس سطح زمین پر آنے کے بعد حضور انور نے دریا کے کنارے Rainbow Bridge کی طرف پیدل چلنا شروع کیا۔ ایک کلومیٹر کی سیر کے بعد نیاگرا فالز کی سب سے دلچسپ سیر کرانے والی کشتی "Maid Of The Mist" کے ٹرمینل پر پہنچے۔ ٹرمینل سے نیچے کشتی تک کا راستہ لفٹ کے ذریعے طے کرنے کی بجائے پیدل چلے۔

کشتی میں سواری سے پہلے اب نیلے رنگ کے رین کوٹ پہننے کے لئے دیئے گئے۔ کیونکہ کشتی آبشار کے اتنا قریب لے کر جاتی ہے کہ کشتی پر طوفانی ہواؤں کے تھپیڑے تیز بارش برساتے ہیں۔

"Maid Of The Mist" نامی کشتی تقریباً دوسو افراد کے لئے کافی گنجائش رکھتی ہے۔ اس کی دو منزلیں ہوتی ہیں اور دونوں سے ہی دریا کی سیر اور خاص طور پر امریکن اور کینیڈین آبشاروں کا نظارہ عمدہ طور پر کیا جاسکتا ہے۔

کشتی کی سواری کا سب سے زیادہ لطف اس وقت آتا ہے جب کشتی آبشار کے عین سامنے پہنچتی ہے اور تیز چلتے ہوئے پانی اور اس میں آبشار کے ہزاروں ٹن پانی کے گرنے سے جو لہریں اٹھتی ہیں ان سے ہچکولے کھا رہی ہوتی ہے۔ ایک طرف آبشار کی گھن گرج دوسری طرف کشتی کا بار بار ادھر سے اُدھر ڈولنا کمزور دل والے حضرات کے لئے کافی مشکل ہوتا ہے۔

پانی کو دیکھیں تو لگتا ہے کہ کشتی بڑی تیز رفتاری سے آبشار والی جانب چل رہی ہے مگر دریا کے کنارے کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ کشتی اسی جگہ کھڑی ہے۔ دراصل جس تیز رفتار سے پانی دریا کی نچلی جانب چل رہا ہے اگر کشتی اسی رفتار سے مخالف سمت میں چلے تو وہ اتنا تیز چلنے کے باوجود اسی جگہ کھڑی رہے گی۔

آدھ گھنٹے کی اس سیر کے بعد کشتی واپس ٹرمینل لوٹ آئی اور حضور انور اپنے خدام کے ساتھ باہر نکلے تو گاڑیاں پیچھے آچکی تھیں۔ ان میں سوار ہوکر پونے آٹھ بجے کے قریب Sheraton Hotel پہنچے جہاں کچھ دیر آرام، شام کے کھانے اور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ ہوٹل کا ڈائننگ ہال آبشار کے عین سامنے تھا اور ہال میں کسی بھی جگہ بیٹھے ہوئے آبشار کا نظارہ کیا جاسکتا تھا۔

کھانے اور نمازوں سے فارغ ہوئے تو آبشار کی Lights شروع ہو چکی تھیں۔ آبشار کی طرف دیکھا تو اس کے مختلف حصے مختلف خوبصورت رنگوں میں رنگے نظر آ رہے تھے۔

یہاں سے ساڑھے دس بجے ٹورانٹو کے لئے روانگی ہوئی اور بارہ بجے رات کے قریب حضور انور واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ جب حضور انور کی گاڑی احمدیہ پیس ولیج میں داخل ہوئی تو گھروں کے سامنے اور سڑکوں پر احباب جماعت مرد وزن بچے بوڑھے حضور انور کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ حضور کو دیکھتے ہی اپنے ہاتھ اٹھاتے اور السلام علیکم کہتے۔ حضور انور ان کے سلام کا جواب دیتے۔ سبھی احباب اپنے پیارے آقا کے دیدار سے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

29 جون 2004ء

بروز منگل

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے بیت الذکر ٹورانٹو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

کینیڈا کی آٹھ جماعتوں کیلگری، وینکوور، لائیڈ منسٹر، پیس ولیج، ویسٹن نارتھ، ویسٹن ساؤتھ، وان، مانٹریال اور امریکہ کی نو جماعتوں میری لینڈ، ورجینیا، نیویارک، بوسٹن، پورٹ لینڈ، نیوجرسی، سینٹ لوئیس، فلاڈلفیا کے 48 خاندانوں کے 335 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں سے فارغ ہوکر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے گئے جہاں 69 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے ان تمام بچوں اور بچیوں میں اسناد تقسیم کیں اور آخر پر دعا کروائی۔

سوا دو بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں اور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ کینیڈا کی جماعتوں سکاربرو، وان، بریمپٹن، ویسٹن ساؤتھ، پیس ولیج، ایڈمنٹن، وینکوور اور کیلگری کے علاوہ ٹرینیڈاڈ سے آمدہ وفد نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح 57 خاندانوں کے 390 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر ''الخدمت'' میں تشریف لے گئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی عہدیداران کا تعارف حاصل کیا اور باری باری ہر ایک سے اس کے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہر مہتمم کو اس کے شعبہ کے بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفاتر کا معائنہ بھی فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے مرکزی دفاتر ''بیت مریم'' تشریف لے گئے۔ جہاں مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ سوا نو بجے تک جاری رہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف شعبوں میں لجنہ کے کام کا جائزہ لیا اور ان کی رہنمائی فرمائی اور تفصیل سے ہدایات دیں۔

ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

شہید کا کمال

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 423)

نیز فرمایا ''شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان ہو جائے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 516)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

محمد جامع حُسن و شمائل محمد محسنِ ارض و سما ھے

اسوۂ انسان کامل کا ایک حسین اور دلربا پہلو۔ ایفاء عہد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندئ عہد کا مثالی نمونہ پیش فرمایا

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

قرآن شریف میں عہد پورا کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے فرمایا عہد پورا کرو کہ عہد کے بارہ میں پرسش ہوگی۔(سورۃ الاسراء:35)

رسول کریمؐ نے فرمایا جو شخص بغیر کسی جائز وجہ کے کسی معاہدہ کرنے والے کو قتل کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الوفاء بالعہد)

نبی کریمؐ آغاز سے ہی امانت و دیانت اور ایفائے عہد کا بہت خیال رکھتے تھے۔آپؐ نے پابندئ عہد میں بھی بہترین نمونہ پیش فرمایا ہے۔

بعثت سے قبل

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ کہتے ہیں کہ میں نے زمانۂ بعثت سے قبل نبی کریمؐ سے ایک سودا کیا۔ان کا کچھ واجب الادا حصہ میرے ذمہ رہ گیا۔میں نے آپ سے طے کیا کہ فلاں وقت اسی جگہ آکر میں آپ کو ادائیگی کروں گا مگر میں واپس جا کر وعدہ بھول گیا۔تین روز بعد مجھے یاد آیا تو میں مقررہ جگہ حاضر ہوا۔کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریمؐ اپنی جگہ موجود تھے۔آپؐ فرمانے لگے اے نوجوان! تم نے ہمیں سخت مشکل میں ڈالا۔میں تین روز سے یہاں (اس وقت) تمہارا انتظار کرتا رہا ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی العدۃ:4344)

مکی دور میں بعثت سے قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے جس کا بنیادی مقصد مظلوموں کی امداد تھا۔آپؐ فرماتے تھے کہ اس معاہدہ میں شرکت کی خوشی مجھے اونٹوں کی دولت سے بڑھ کر ہے اور اسلام کے بعد بھی مجھے اس معاہدہ کا واسطہ دے کر مدد کے لئے بلایا جائے تو میں ضرور مدد کروں گا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جز 1 ص141-142 مصطفی البابی الحلبی مصر)

بعثت نبویؐ کے بعد

دعویٔ نبوت کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک اجنبی "اراشی" کا حق سردار مکہ ابوجہل نے دبا لیا۔اُس شخص نے آنحضرتؐ سے آکر مدد مانگی۔حضورؐ اُس کے ساتھ ہو لئے اور معاہدہ حلف الفضول کی پابندی کرتے ہوئے اپنے سخت معاند ابوجہل کے دروازے پر جا کر اُس مظلوم اجنبی کے حق کا تقاضا کیا۔پھر وہاں سے نہیں ہلے جب تک کہ اُس کا حق اُسے دلوا نہیں دیا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد2 ص123-124 دارالفکر بیروت)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے بدر میں شامل ہونے میں یہ روک ہوئی کہ میں اور ابو سہلؓ بدر کے موقع پر نکلے۔ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا۔انہوں نے کہا تم محمدؐ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں ہم تو مدینہ جارہے ہیں۔انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم جاکر رسول اللہؐ کے ساتھ لڑائی میں شامل نہیں ہوں گے بلکہ سیدھے مدینہ چلے جائیں گے۔ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کردیا۔آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اپنا عہد پورا کرو ہم دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔

(مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد)

شہنشاہ روم ھرقل نے رسول اللہؐ کا تبلیغی خط ملنے پر اپنے دربار میں سردار قریش ابوسفیان کو بلا کر جب بغرض تحقیق کچھ سوالات کئے تو یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا اس مدعی رسالت نے کبھی کوئی بدعہدی بھی کی ہے؟

ابوسفیان رسول اللہؐ کا جانی دشمن تھا مگر پھر بھی اسے ھرقل کے سامنے تسلیم کرنا پڑا کہ" آج تک اس نے ہم سے کوئی بدعہدی نہیں کی۔البتہ آجکل ہمارا اس سے ایک معاہدہ (حدیبیہ) چل رہا ہے دیکھیں وہ کیا کرتا ہے۔"

ابوسفیان کہتا تھا کہ میں ھرقل کے سامنے اس سے زیادہ اپنی طرف سے کوئی بات اپنی گفتگو میں حضورؐ کے خلاف داخل نہ کرسکا تھا۔ (بخاری بدء الوحی)

خدا کی تقدیر دیکھئے کہ رسول کریمؐ نے معاہدۂ حدیبیہ کی ایک ایک شق پر عمل کر کے دکھایا۔معاہدہ توڑنے کے مرتکب بھی پہلے قریش ہی ہوئے اور پھر عہد شکنی کا انجام بھی ان کو بھگتنا پڑا۔جب کہ رسول کریمؐ نے ایفائے عہد کی برکات سے حصہ پایا اور سب سے بڑی برکت فتح مکہ اُن کو عطا ہوئی۔

معاہدہ کی ایک شق یہ تھی کہ کوئی مسلمان بھاگ کر مدینے جائے گا تو اسے واپس اہل مکہ کی طرف لوٹایا جائے گا۔اس شق پر مسلمانوں نے تکمیل معاہدہ سے بھی پہلے عمل کر دکھایا اور نمائندۂ قریش سہیل بن عمرو کے مکہ سے بھاگ کر آنے والے مسلمان بیٹے ابوجندل کو دوبارہ اس کے باپ کے سپرد کردیا گیا جس نے اسے پھر اذیت ناک قید میں ڈال دیا۔

معاہدہ کے بعد بھی بعض مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ آئے تو رسول کریمؐ نے معاہدہ کے مطابق انہیں مکے واپس بھجوادیا۔مگر یہ شرط خود مکے والوں کے لئے وبال جان بن گئی کیونکہ ایک بہادر مسلمان ابو بصیر کو مدینہ سے جو مشرک پکڑ کر دوبارہ مکے لے جارہے تھے، راستہ میں وہ ان کو قتل کر کے، رہائی پانے میں کامیاب ہوگیا پھر ابو بصیر نے واپس مدینہ آنے کی بجائے ساحل سمندر کے قریب اپنا اڈا بنالیا جہاں دیگر مسلمان بھی مکے سے آکر اکٹھے ہونے لگے اور ایک جمعیت بن کر اہل مکہ کے لئے خطرہ بن گئے۔جس پر مکہ والے خود یہ شرط چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔

صلح حدیبیہ میں قریش کے نمائندے سہیل بن عمرو نے مسلمانوں کے ساتھ آئندہ دس سال کے لئے معاہدہ امن طے کیا تھا، جس کے مطابق بنوبکر قریش کے حلیف بنے تھے اور بنوخزاعہ مسلمانوں کے۔کسی کے حلیف پر حملہ خود اس پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔

حلیف سے ایفاء اور امداد

صلح کے زمانے میں مسلمانوں کی غیر معمولی کامیابیاں دیکھ کر قریش نے معاہدہ امن توڑنا چاہا اور قریش مکہ کے ایک گروہ نے اپنے حلیف بنوبکر سے ساز باز کر کے ایک تاریک رات میں مسلمانوں کے حلیف بنوخزاعہ پر حملہ کردیا۔خزاعہ نے حرم کعبہ میں پناہ لی لیکن پھر بھی ان کے تیئیس آدمی نہایت بے دردی سے قتل کردیے۔خود سردار قریش ابوسفیان کو پتہ چلا تو اس نے اس واقعہ کو اپنے آدمیوں کی شرانگیزی قرار دیا اور کہا اب محمدؐ ہم پر ضرور حملہ کریں گے۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ وحی اسی صبح کردی۔آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو یہ واقعہ بتا کر فرمایا کہ منشاالٰہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قریش کی اس بدعہدی کا ہمارے حق میں کوئی بہتر نتیجہ ظاہر ہو۔پھر تین روز بعد قبیلہ بنوخزاعہ کا چالیس شتر سواروں کا ایک وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ بنوبکر اور قریش نے مل کر بدعہدی کرتے ہوئے شب خون مار کر ہمارا قتل عام کیا ہے۔اب معاہدۂ حدیبیہ کی رو سے آپ کا فرض ہے کہ ہماری مدد کریں۔بنوخزاعہ کے نمائندہ عمرو بن سالم نے اپنا حال زار بیان کر کے خدا کی ذات کا واسطہ دیکر ایفائے عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عرض کیا

یَا رَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
حَلْفَ اَبِیْنَا وَ اَبِیْهِ الْاَ تْلَدَا

یعنی اے میرے رب! میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا واسطہ دے کر مدد کے لئے پکارتا ہوں اور اپنے آباء اور اس کے آباء کے پرانے حلف کا واسطہ دے کر عہد پورا کرنے کا خواستگار ہوں۔

خزاعہ کی مظلومیت کا حال سن کر رحمۃ العالمین ﷺ کا دل بھر آیا۔آپ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔آپؐ نے ایفائے عہد کے جذبہ سے سرشار ہو کر فرمایا۔اے بنوخزاعہ! یقیناً یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی۔اگر میں تمہاری مدد نہ کروں تو خدا میری مدد نہ کرے۔تم محمد ﷺ کو عہد پورا کرنے والا اور باوفا پاؤ گے۔تم دیکھو گے کہ جس طرح میں اپنی جان اور بیوی بچوں کی حفاظت کرتا ہوں اسی طرح تمہاری حفاظت کروں گا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد 4 ص 86 مطبوعہ بیروت)

ادھر ابوسفیان اس معاہدہ شکنی کے نتیجے سے بچنے کیلئے بہت جلد اس یقین کے ساتھ مدینے پہنچا کہ محمد ﷺ کو اس بدعہدی کی خبر نہ ہوگی۔اس نے بڑی ہوشیاری سے آنحضرت ﷺ سے بات کی کہ میں دراصل صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود ہی نہیں تھا۔آپؐ میرے ساتھ اس معاہدہ کی ازسرنو تجدید کرلیں۔آنحضرتؐ نے کمال حکمت عملی سے پوچھا کہ کیا کوئی فریق معاہدہ توڑ بیٹھا ہے؟ ابوسفیان گھبرا کر کہنے لگا ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی۔رسول کریمؐ نے جواب دیا تو پھر ہم سابقہ معاہدے پر قائم ہیں۔

چنانچہ نبی کریمؐ نے بنوخزاعہ کے ساتھ کیا گیا عہد پورا فرمایا اور دس ہزار قدوسیوں کو ساتھ لے کر ان پر

ہونے والے ظلم کا بدلہ لینے نکلے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مکہ کی شاندار فتح عطا فرمائی۔

(السیرة الحلبیہ جز 3ص 83تا 85 مکتبہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

سراقہ سے ایفاءِ عہد

ہجرت مدینہ کے سفر میں سو اونٹوں کے انعام کے لالچ میں رسول اللہؐ کا پیچھا کرنے والے سراقہ بن مالک کی روایت ہے کہ جب میں تعاقب کرتے کرتے رسول کریمؐ کے قریب پہنچا تو میرا گھوڑا بار بار ٹھوکر کھا کر گر جاتا رہا تب میں نے آواز دے کر حضورؐ کو بلایا اور حضورؐ کے ارشاد پر ابوبکرؓ نے مجھ سے پوچھا آپ ہم سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا آپ مجھے امن کی تحریر لکھ دیں ،انہوں نے مجھے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر وہ تحریر لکھ دی اور میں واپس لوٹ آیا۔ فتح مکہ کے بعد جب حضورؐ جنگ حنین سے فارغ ہوکر جعرانہ میں تھے میں حضورؐ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا،حضورؐ انصار کے ایک گھوڑ سوار دستے کے حفاظتی حصار میں تھے،وہ مجھے پیچھے ہٹاتے اور کہتے تھے کہ تمہیں کیا کام ہے حضورؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے،میں نے اپنا ہاتھ بلند کر کے وہی تحریر رسول اللہؐ کو دکھائی اور کہا میں سراقہ ہوں اور یہ آپؐ کی تحریر امن ہے۔رسول کریمؐ نے فرمایا آج کا دن عہد پورا کرنے اور احسان کا دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا سراقہ کو میرے قریب کیا جائے۔میں آپؐ کے قریب ہوا اور بالآخر آپؐ سے ملاقات کر کے اسلام قبول کر لیا۔

(السیرة النبویہ لابن ھشام جز 2ص 34,35۔ مکتبہ المصطفی البابی الحلبی)

رسول کریمؐ نے مسلمان عورت کے عہد کا بھی پاس کیا ہے۔ام ھانیؓ بنت ابی طالب نے فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ انہوں نے اپنے سسرال کے بعض مشرک لوگوں کو پناہ دی ہے۔حالانکہ حضرت علیؓ اس کے خلاف تھے۔رسول کریمؐ نے فرمایا اے ام ہانیؓ! جسے تم نے امان دیدی اسے ہم نے امان دی۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی امان المرءة)

ابو رافع قبطیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے قریش نے رسول اللہؐ کی خدمت میں سفیر بنا کر بھجوایا۔رسول کریمؐ کو دیکھ کر میرے دل میں اسلام کی سچائی گھر کر گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں قریش کی طرف لوٹ کر واپس نہیں جانا چاہتا۔رسول کریمؐ نے فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ ہی سفیر کو روکتا ہوں۔آپ اس وقت بہر حال واپس جاؤ پھر اگر بعد میں یہی ارادہ ہو کہ اسلام قبول کرنا ہے تو وہاں جاکر واپس آجانا۔چنانچہ یہ قریش کے پاس لوٹ کر گئے اور بعد میں آکر اسلام قبول کیا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الامام یستجن بہ فی العہود)

الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پابندیٔ عہد میں بھی ایک مثالی نمونہ پیش فرمایا ہے۔

عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید

وقف عارضی کے روحانی اور جسمانی فوائد

آج سے 38 سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف عارضی کی مبارک تحریک جاری فرمائی۔

وقف عارضی کیا ہے؟ اس بابرکت تحریک کا تعارف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ مبارک سے کچھ یوں ہے ”میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کیلئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اوران کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں۔“

(الفضل 23مارچ 1966ء)

اس تحریک کے آغاز میں کثرت سے احباب جماعت نے بڑے شوق اور جذبہ کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا۔اور اپنے روزمرہ کے دنیاوی کام چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے اور پیچھے کسی نقصان کی پرواہ نہ کی۔

ہمارے علاقہ کے ایک بزرگ کا واقعہ ہے جب وہ چھ ہفتے کے لئے وقف عارضی پر جانے لگے تو گندم کی بوائی کا موسم تھا گندم کاشت کی تو اپنے کھیت میں کھڑے ہوکر کہا اب پانی اسے خدا دے گا۔ یہ علاقہ بارانی تھا بارش کے پانی سے ہی فصل نے تیار ہونا تھا دوسرا یہ کہ بارانی علاقہ والی فصل میں اگر پانی کو روکا نہ جائے تو وہ اچھی طرح سیراب نہیں ہوتی۔کیونکہ زمین ریتلی ہوتی ہے آناً فاناً پانی خشک ہو جاتا ہے یا آگے نکل جاتا ہے۔بیوی بچوں نے کہا آپ تو جارہے ہیں آپ نے گندم کاشت کی ہے علاقہ بارانی ہے۔اور اس کے پانی کو کون سنبھالے گا۔کہنے لگے میرے خلیفہ کا حکم ہے میں نے جانا ضرور ہے۔فصل میں نے کاشت کردی ہے اب خدا اس کو سیراب کرے گا۔چنانچہ وہ بزرگ وقف عارضی پر چلے گئے۔

روایت کرنے والے بتاتے ہیں کہ جب بھی ان کی فصل کو پانی کی ضرورت پیش آئی تو ہم نے اس فصل پر بارش برستے دیکھی جب بزرگ اپنی وقف عارضی پوری کر کے واپس لوٹے۔اپنی فصل کی طرف گئے تو تمام دوسرے لوگوں کی فصلوں سے ان کی فصل اوپر لہلہارہی تھی۔

جو دین کے کاموں کے لئے اپنے دنیوی کام چھوڑ دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے لئے غیب سے اسباب میسر فرماتا ہے وقف عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ ہے۔خاکسار نے ایک دوست کو وقف عارضی کی طرف توجہ دلائی ۔کہنے لگے شوق تو ہے لیکن دنیوی اور گھریلو کام بہت ہیں ۔توجہ دلائی کہ اگر آپ کچھ عرصہ کے لئے اپنے کام چھوڑ کر ایک دینی کام کے لئے چلے جائیں گے تو یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے کر کے تو دیکھیں۔

ایک دن خود ہی فارم اٹھالائے کہنے لگے میرا فارم پر کر دیں خاکسار نے دعا کرتے ہوئے فارم پر کر دیا۔نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی وتعلیم القرآن سے ان کو خط ملا۔ ہاتھ میں خط لئے خاکسار کے پاس آئے کہنے لگے معلم صاحب وقف عارضی کا وعدہ تو آپ نے مجھ سے کرالیا لیکن میں تو اتنا پڑھا لکھا نہیں۔ وقف عارضی پر جانے میں ابھی کچھ دن باقی تھے۔ خاکسار نے انہیں تیاری کرائی۔اور وہ خوشی کے ساتھ رخصت ہوئے۔ اپنا وقف شدہ عرصہ گزار کر واپس لوٹے۔ایک دن ملاقات ہوئی کہنے لگے معلم صاحب میں تو بھولا ہوا تھا میں تو خیال کرتا تھا کہ مجھے ان دنوں سے کیا حاصل ہوگا۔میں نے تو بہت کچھ پایا۔مشکلات حل ہونے کے علاوہ مجھے زیادہ سکون قلب میسر ہوا ہے مجھے خوشی ہے کہ جب میں واپس لوٹ رہا تھا تو خدا سے میں نے دعا مانگی کہ اے اللہ میرے ان دنوں کو قبول فرما اور ان ایام کی برکت سے مجھے تہجد کی بھی توفیق دے۔اللہ تعالیٰ نے میری وہ دعا قبول کر لی اور دنیاوی لحاظ سے بھی مجھ پر بہت فضل فرمائے۔آج بھی جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں آپ نے مجھے بہت ہی اچھے رستہ پر لگادیا۔

اس بابرکت تحریک کی ضرورت اور اہمیت کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اپریل 1966ء کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں اس کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔آپ نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔“

آج بھی اس بابرکت تحریک کی افادیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام ہے

”اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں جو وفود کی شکل میں مختلف جماعتوں میں جائیں۔انشاء اللہ ان وفود کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور جماعت کی تربیت میں بھی مدد ملے گی۔اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے آمین۔اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ پر چلائے تقویٰ پر قائم رکھے اور ہمیشہ تقویٰ کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔“

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم حضور کی اس خواہش کو کس حد تک پورا کرتے ہیں۔خاکسار اپنے اندر یہ جذبہ ضرور رکھتا ہے اور آپ بھی اپنے اندر ضرور یہ جذبہ رکھتے ہوں گے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس توقع کو پورا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جذبہ کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت بخشے۔آمین

خدا پر توکل اور بہادری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت اباجان اور سارے پہاڑ پر گئے ہوئے تھے اور میں اپنے گھر کے صحن میں اکیلا سویا کرتا تھا اور بعض دفعہ سوتے ہوئے ڈر لگتا تھا کیونکہ کہانیاں بھی عجیب وغریب مشہور تھیں کہ ایک جن آیا کرتا ہے کوئی ناتے پراندے بیلنے والی عورت ہے جو چھت پر سے چھلانگ لگا کر آیا کرتی ہے۔اس قسم کی کہانیاں پرانے زمانے سے چلی آرہی تھیں اس گھر کے متعلق۔تو ایک دفعہ اچانک مجھے خیال آیا کہ یہ تو شرک ہے۔اگر کوئی بلا،کوئی جن نقصان پہنچا سکتا ہے اللہ کے اذن کے بغیر تو یہ بھی تو ایک شرک کی قسم ہے۔تو میں کیوں ڈر رہا ہوں، مجھے کیوں نیند نہیں آرہی اس لئے میں نے مقابلہ کرنا ہے اب اس کا۔اور اپنے آپ پہ سختی کر کے بھی مقابلہ کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مجھے بہادری عطا ہو۔یہ فیصلہ کرنے کے بعد پھر میں نے خوب نظر دوڑائی کہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے زیادہ ڈرنے والی جگہ ہے۔ ہمارے ہاں ایک چھوٹا سا کمرہ ہوا کرتا تھا اس کمرے کے متعلق بڑی روایتیں تھیں کہ بڑی بلائیں وہاں ہوتی ہیں اور خاص طور پر وہ چمنی کی جگہ جہاں ہوتی تھیں جہاں وہ آگ جلائی جاتی ہے اس کے متعلق بتایا جاتا تھا کہ یہ بڑی خطرناک جگہ ہے۔تو میں رات کو اٹھا اور دروازہ کھول کے اس کمرے کی چمنی میں جاکر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اب جو بلاء آنی ہے آجائے اور میں اللہ پر توکل کرتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ کوئی بلا مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اتنا سکون ملا ہے کہ آرام سے چلا گیا بستر پر پڑتے ہی نیند آگئی، کوڑی کی بھی پرواہ نہیں رہی۔

(الفضل 23فروری 99ء)

سادہ زندگی۔ریڑھ کی ہڈی

☼ تحریک جدید کا سب سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا مطالبہ ہے۔اس کی اہمیت کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

”اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔“

(بحوالہ مطالبات صفحہ 20)۔(وکیل الدیوان اول)

ماخوذ

25 یورپی ممالک کا اتحاد اور عالمی اثرات

اس اتحاد کی جڑیں سلطنت روما کے زوال کے بعد والے دور میں پیوست ملتی ہیں

یورپ کے مستقبل سے متعلق یورپی اقوام میں ابھی تک کلی اتفاق رائے نہیں ہوسکا ہے۔ایک طرف متحد یورپی حکومت کا موقف رکھنے والے افراد ہیں اور دوسری جانب بین الحکومتی موقف کے داعی۔ ان مختلف الخیال افراد میں اختلافات بڑھتے جارہے ہیں۔

یورپی اتحاد کی مہم نئی بات نہیں ہے، بلکہ اس کی ایک طویل تاریخ ہے۔رواں سال میں یورپی ممالک کی تعداد 25 ہو جائے گی۔ اگر ہم پوری تاریخ کے ماخذ کا جائزہ لیں، تو اس کی جڑیں ہمیں سلطنت روما کے زوال کے بعد والے دور میں پیوست ملیں گی۔

رومن سلطنت کے خاتمے کے بعد سے یورپ کے سیاسی ڈھانچے کی ازسرنو تشکیل کا مسئلہ زیر بحث رہا ہے اور اس کیلئے سلطنت روم کو ماڈل سمجھا جاتا ہے۔ 800 عیسوی میں چارل مین نے خود کو رومن سلطنت کا بادشاہ ظاہر کیا۔ تاہم اس کی سلطنت کی حدود پائرینس سے ڈینیوب اور ہمبرگ تا سسلی پھیلی ہوئی تھیں۔ چارل مین کے فرمانوں پر ''سلطنت روما کی تجدید'' تحریر ہوتا تھا، تاہم چارل مین کی قائم کردہ حکومت ان کی موت کے ساتھ ہی ختم ہوگئی اور بعد میں آنے والے رومی حکمران یورپ کے وسیع علاقوں پر اپنے تسلط کو مستحکم نہیں کر سکے۔ اگرچہ چارل مین باقی نہیں رہا، لیکن متحدہ یورپ کے متعلق اس کے خیالات زندہ رہے اور بعد میں آنے والوں کو متاثر کرتے رہے۔

1802ء میں نپولین نے ایک حکم جاری کیا، جس میں رومن طرز کی وسیع فرانسیسی حکومت کا خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ ہٹلر کے وفادار بھی اسے رومن سیلیوٹ کرتے تھے اور "Heit Ceaser" کی طرز پر "Heil Hitler" کہا کرتے تھے۔ اسی طرح جب نازیوں نے فرانسیسی رضا کاروں کیلئے ایس ایس ڈویژن تشکیل دیا، تو اس کا نام انہوں نے چارل مین ڈویژن قرار دیا۔ بلاشبہ رومنوں نے نہ صرف ''یورپی بادشاہوں کو، بلکہ جمہوریت پسندوں کو بھی متاثر کیا۔ حتیٰ کہ امریکا کے معماروں نے اسی نظریے پر متحدہ ریاستوں پر مبنی ملک کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح رومنوں اور چارل مین نے یورپی یونین کے اجداد کو متاثر کیا، جنہوں نے جنگ کے بغیر متحدہ یورپ کا خواب دیکھا۔

یورپی یونین کے قیام کے معاہدے پر 1957ء میں روم میں دستخط ہوئے اور ان کے پیشرووں کو توقع ہے، سال 2004ء نئے آئین کی منظوری کا سال ہوگا، جس میں مستقبل کے متحدہ یورپ کے خدوخال کی وضاحت کی گئی ہے۔ یورپی کلب میں توسیع کا سمجھوتہ برسلز میں واقع چارل مین عمارت میں طے پایا۔ جدید یورپ کے بانیوں کا مطمح نظر صرف علاقائی توسیع نہیں، بلکہ یہ دوررس تبدیلیوں کو جنم دے گا، جس میں مشترکہ قانون، سنگل کرنسی، سڑکوں کی تعمیر کے ذریعے مواصلاتی رابطے کی تبدیلیاں شامل ہیں۔ یہ تمام استعماری نوعیت کے اقدامات ہیں اور ان تمام کی بنیاد انہی رومن اصولوں پر ہے کہ سلطنت میں امن کو استحکام بخشا جائے۔ متحدہ یورپ کے حامیوں کے قریب یک جہتی اور امن ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔

2003ء میں یورپی اتحاد کے نظریے کی تاریخ کے متعلق جرمنی کے تاریخی عجائب گھر میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں ان افکار کا جائزہ لیا گیا، جو متحدہ یورپ کے بارے میں دانشوروں نے پیش کئے ہیں۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ مختلف اقوام کے بدلتے اتحادوں میں ایسے مفکر ہر دور میں موجود رہے ہیں، جنہوں نے متحدہ یورپ کی یوٹوپیا لکھی۔ انہیں دوسری جنگ عظیم کے بعد تک سنجیدگی سے نہیں لیا گیا۔

1306ء میں ڈیوک آف برگنڈی پیری ڈوبوس نے پہلی مرتبہ یورپی فیڈریشن کے قیام کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کے بعد پنسلوانیا کے بانی ولیم پین نے 1693ء میں اپنے مشہور زمانہ پمفلٹ میں یورپی پارلیمنٹ کے قیام کا مطالبہ دہرایا تھا اور زور دیا کہ ایسا ووٹنگ سسٹم وضع کیا جائے، جس کی بنیاد مختلف [illegible] کی آبادی اور اقتصادی اہمیت پر رکھی جائے۔ انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ یورپی پارلیمنٹ جو قوانین منظور کرے گی، ان پر یورپی آرمی کے ذریعے عمل درآمد کرایا جائے۔ تاہم پین کے خیالات کو طویل عرصے تک نظر انداز کیا گیا۔ 1795ء میں جرمن فلسفی ایمانوئیل کانٹ نے، آزاد ریاستوں کی فیڈریشن کے قیام کو دائمی امن کے قیام کیلئے ضروری قرار دیا۔ برطانوی فلسفی جیریمی بینتھم نے بھی اسی نظریے کی حمایت کی۔ 1849ء میں فرانسیسی ناول نگار وکٹر ہیوگو نے دعویٰ کیا تھا کہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا، جب فرانس، روس، اٹلی، جرمنی اور براعظم کی تمام اقوام اپنے علیحدہ تشخص اور عظیم انفرادیت کو برقرار رکھتے ہوئے ایک بالا تر اکائی میں ضم ہو جائیں گی۔

یورپی آئین کا مسودہ تیار کرنے والے کنونشن کے چیئرمین ولیری گسکارڈ ایسٹنگ نے کہا ہے کہ آیئے ہم ایسے یورپ کا تصور کریں، جو پرامن اور رکاوٹوں سے مبرا ہو، جہاں تاریخ اور جغرافیہ حتمی طور پر سمجھوتہ کرلیں۔ صرف یورپی سیاست دان ہی اس معاملے میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں، بلکہ فرانس اور جرمنی کے کئی مؤرخین بھی اس توسیع کے حق میں ہیں۔ برلن میں فری یونیورسٹی کے تاریخ کے پروفیسر ہیگن شلز کا کہنا ہے کہ یورپ کی قدیم ریاستیں اور اقوام آہستہ آہستہ مٹ جائیں گی اور متحدہ یورپ کے پس منظر میں کھو جائیں گی۔ ان کے خیال میں یہ ایک بہت بڑی پیش رفت ہوگی، جس میں مضبوط ملکوں کی بالادستی ختم ہو جائے گی۔ پہلے اسپین، پھر فرانس اور آخر میں جرمنی۔ شلز کے مطابق خون کے رشتوں سے جڑی ہوئی قومیں جمہوریت کیلئے خطرہ ہیں اور وہ یورپ کو ایک بار پھر نئی مصیبت سے دوچار کرسکتی ہیں۔

فرانسیسی مؤرخ جیکوئس بوسارڈ نے ''چارل مین کی تہذیب'' نامی کتاب میں زور دے کر کہا ہے کہ چارل مین کی کامیابیاں متحدہ یورپ کے ادراک پر مبنی ہیں۔ ان کے خیال میں چارل مین نے جس مستحکم معاشرے کی بنیاد رکھی تھی، اس کے باعث ثقافتی، فنی اور دانشورانہ سرگرمیوں کا فروغ حاصل ہوا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ چارل مین کی سلطنت میں شامل ممالک جرمنی، فرانس، اٹلی اور ہالینڈ آج بھی متحدہ یورپ کے پرزور حامی ہیں، جب کہ برطانیہ اور اسکینڈے نیویا کے ممالک اس کے خلاف ہیں۔

1997ء میں جان لاف لینڈ نے یورپی نظریے کے غیر جمہوری ماخذ تحریر کئے ہیں، جن میں انہوں نے کہا ہے کہ جین مونے اور رابرٹ شومین جیسے یورپی مفکرین نے ہی یورپی اتحاد کی اہمیت پر زور نہیں دیا ہے بلکہ ہٹلر اور فرانس اور اٹلی کے فاشزم کے بانیوں نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔

مسولینی نے 1933ء میں کہا تھا یورپ ایک بار پھر عالمی تہذیب کا مرکز بن سکتا ہے۔ اگر اس کے مختلف ملکوں کے درمیان سیاسی اتحاد قائم ہو جائے۔ لاف لینڈ کی اس کتاب کے باعث یورپی اتحاد کے مخالفین متحدہ یورپ کے جدید بانیوں کو ہٹلر اور مسولینی کا وارث تصور کرتے ہیں، جنہوں نے برطانیہ پر قبضہ کرنے کیلئے ایک لچک دار منصوبہ تیار کیا ہے۔

برطانیہ کے فاشسٹ اوسوالڈ موسلے بھی تیس کی دہائی میں یورپی یونین کے نظریے کے چیمپئن رہ چکے ہیں حتیٰ کہ سرونسٹن چرچل نے بھی 1946ء میں ایک تقریر کے دوران یورپ کی متحدہ ریاستوں کے قیام کا مطالبہ کیا تھا۔ تاہم اس حقیقت کے باوجود بیش تر برطانوی باشندے یورپی یونین کی مخالفت کرتے ہیں اور وہاں پر یہ بحث عام ہے کہ یہ خیالات ہٹلر اور نپولین کے ہیں اور وہ ان سے متفق نہیں۔

2002ء میں ایک فرانسیسی مجلے نے ایک آرٹیکل ''نپولین یورپ کا حقیقی بانی'' کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ اس آرٹیکل میں کہا گیا تھا کہ موجودہ یورپ کے بہت سے خدوخال نپولین نے وضع کئے تھے، جن میں وفاقی قانون، مشترکہ منڈی، سرحدوں کا خاتمہ اور انسانی حقوق کی بالادستی سرفہرست ہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ ڈومینک ڈی ویلپیان نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ تاریخ نے نپولین کے ''مستقبل کے عظیم یورپی خاندان'' کے مستقبل کی توثیق کردی ہے۔ اگرچہ خود نپولین بھی اس بارے میں اتنا پریقین نہیں ہوگا کہ اسے عظیم یورپی سمجھا جائے گا۔ اپنی یادداشتوں میں نپولین نے لکھا ہے: اگر صرف وہ روس میں جنگ جیت جاتا، تو پھر یورپ ---ایک قوم ہوتا اور ہر شخص، چاہے وہ کہیں بھی سفر کرے، وہ اپنے آپ کو ایک ہی سرزمین پر پائے گا۔ مزید یہ کہ یورپ دنیا کا دارالحکومت ہوگا اور فرانس تمام اقوام میں ممتاز ترین قوم ہوگی۔

جدید یورپ کے بانیوں کے خیال میں مستقبل کا یورپ ایک پرامن، لبرل، قانونی اور فراخ دل عظیم طاقت ہوگی، جو چین اور امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکے گا۔ جدید یورپی یونین درحقیقت رومن سلطنت کی ازسرنو تخلیق ہے تاہم فی الوقت اس کا دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی ہے، تاہم ممکن ہے کہ آگے چل کر مغرب کی نئی تقسیم ہو اور پرانی سلطنت نئے روپ میں ابھر کر سامنے آجائے، جو واشنگٹن اور برسلز کی حیثیت کو ختم کردے اور روم اور قسطنطنیہ اس کی جگہ لے لیں۔

(جنگ سنڈے میگزین یکم فروری 2004ء)

مزاج کے موافق علاج اور برائیٹا کارب

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ۔

''کینٹ کی رائے کے مطابق اگر مریض کے مزاج کے موافق علاج کرنا ہو تو برائیٹا کارب کی سب طاقتیں استعمال کرنی چاہئیں۔ صرف ایک ہی پوٹینسی پر انحصار کرکے بیٹھ نہیں رہنا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ بہت گہری بیماری میں برائیٹا کارب کی چھوٹی پوٹینسیاں کام نہیں کرتیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ہزار پھر دس ہزار پھر پچاس ہزار اور پھر ایک لاکھ پوٹینسی تک بھی مناسب وقفے ڈال کر استعمال کرنی چاہئے۔ جس بیماری میں یہ ابتدا میں کامیاب ثابت ہو اس کو بالآخر کلیۃً جڑ سے بھی اکھیڑ پھینکتی ہے''۔ (صفحہ:128)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36877 میں سائرہ طاہر زوجہ چوہدری طاہر احمد قوم جٹ ورک پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انتاریو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 4-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور مالیتی -/850000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین نہری واقع موضع چاندی کوٹ ضلع شیخوپورہ مالیتی -/650000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/25000 روپے۔ 4۔ حق مہر وصول شدہ -/42000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سائرہ طاہر زوجہ چوہدری طاہر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 1 اعجاز نصر اللہ خان ولد عبداللطیف خان کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف خان وصیت نمبر 17219

مسل نمبر 36878 میں چوہدری امتیاز احمد ولد چوہدری اعجاز احمد قوم جٹ پیشہ کمپیوٹر پروگرامر عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 22-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$3000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری امتیاز احمد ولد چوہدری اعجاز احمد کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 سید شعیب اے جنود کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عبدالباری کینیڈا

مسل نمبر 36879 میں عنبرین امتیاز زوجہ چوہدری امتیاز احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 22-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 67 تولے مالیتی -/C$12560 ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/C$10000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عنبرین امتیاز زوجہ چوہدری امتیاز احمد کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عبدالباری کینیڈا گواہ شد نمبر 2 سید شعیب اے جنود کینیڈا

مسل نمبر 36880 میں سلمان طارق ولد محمد یوسف قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلمان طارق ولد محمد یوسف ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 منیر الدین فضلانی کینیڈا گواہ شد نمبر 2 خالد بٹ کینیڈا

مسل نمبر 36881 میں امتہ الودود نگہت زوجہ عابد منصور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 5-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 16 تولے 9 ماشے مالیتی -/C$3350 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ الودود نگہت زوجہ عابد منصور مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عابد منصور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد سعید وصیت نمبر 10275

مسل نمبر 36882 میں مبارکہ کلیم احمد زوجہ کلیم احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 33 تولے مالیتی -/C$5812 ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/C$2516 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ کلیم احمد زوجہ کلیم احمد کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عبدالباری کینیڈا گواہ شد نمبر 2 کلیم احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 36883 میں حامد لطیف بھٹی ولد حکیم محمد لطیف بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 20-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 80 مربع گز واقع ڈرگ کالونی کراچی مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2200 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2000 روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حامد لطیف بھٹی ولد حکیم محمد لطیف بھٹی کینیڈا گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد چوہدری وصیت نمبر 15965 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد قمر وصیت نمبر 27723

مسل نمبر 36884 میں محمد نثار ولد گلزار محمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 19-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پاکستان میں کاروباری سرمایہ -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/100000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد نثار ولد گلزار محمد کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد طیب وصیت نمبر 21692

مسل نمبر 36885 میں فرحان احمد ولد محمد حنیف پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 18-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$250 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرحان احمد ولد محمد حنیف کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف

والد موصی گواہ شد نمبر 2 عاظم شاد کینیڈا

مسل نمبر 36886 میں شاھینہ ناصر زوجہ فرحت احمد ناصر قوم کشمیری بٹ پیشہ سلائی عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکار بروکینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیتی -/C$700 ڈالر۔حق مہر -/C$250 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$8000 ڈالر سالانہ آمد ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شاھینہ ناصر زوجہ فرحت احمد ناصر کینیڈا گواہ شد نمبر 1 فرحت احمد ناصر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد کینیڈا

مسل نمبر 36887 میں چوہدری حمید احمد ولد چوہدری محمد اسماعیل پیشہ بے روزگار عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقد رقم -/900000 روپے۔ 2۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع سیالکوٹ مالیتی -/ 300000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ 5 ایکڑ واقع موی والا ضلع سیالکوٹ مالیتی 300000 روپے۔4۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع بحریہ ٹاؤن راولپنڈی مالیتی -/400000 روپے۔ 5۔ پلاٹ واقع ویلنسیا لاہور مالیتی -/500000 روپے۔ 6۔ پلاٹ واقع آرمی ویلفیئر سوسائٹی لاہور مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$450 ڈالر ماہوار بصورت Assictance مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد چوہدری حمید احمد ولد چوہدری محمد اسماعیل ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 طارق احمد ولد سلطان احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد احمد ولد چوہدری فقیر اللہ کینیڈا

مسل نمبر 36888 میں مجیدہ بیگم زوجہ چوہدری حمید احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت 1968ء ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/C$882 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$450 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مجیدہ بیگم زوجہ چوہدری حمید احمد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد احمد ولد چوہدری فقیر اللہ اللہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 چوہدری حمید احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 36889 میں ظہیر احمد شاہین ولد اجمل شاہین قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ظہیر احمد شاہین ولد اجمل شاہین مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 ناصر محمود بٹ وصیت نمبر 25865 گواہ شد نمبر 2 عزیز اللہ وصیت نمبر 29380

مسل نمبر 36890 میں ثمرین مظفر زوجہ مظفر احمد سلطان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 28 تولے ۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/C$7000 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ثمرین مظفر زوجہ مظفر احمد سلطان کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 سید شعیب احمد جنود گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد سلطان خاوند موصیہ کینیڈا

مسل نمبر 36891 میں پیرزادہ رضوان سعید ولد بدرالسلام پیرزادہ قوم .... پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وینکوور کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان رقبہ 6 مرلے واقع راج گڑھ لاہور جس کے ورثاء والدہ محترمہ دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$1500 ڈالر ماہوار بصورت ٹیکسی ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد پیرزادہ رضوان سعید ولد بدرالسلام پیرزادہ کینیڈا گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان کینیڈا گواہ شد نمبر 2 خضر احمد چوہدری ولد چوہدری مبارک کینیڈا

مسل نمبر 36892 میں احمد اللہ باجوہ ولد چوہدری نصر اللہ باجوہ قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیلٹا کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زرعی اراضی اڑھائی ایکڑ واقع چک نمبر L-55/2 ضلع اوکاڑہ مالیتی -/2500000 روپے۔ٹیکسی میں سے حصہ مالیتی -/C$150000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$24000 ڈالر سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احمد اللہ باجوہ ولد چوہدری نصر اللہ باجوہ ڈیلٹا کینیڈا گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالمنان ولد شیخ محمد حسین کینیڈا گواہ شد نمبر 2 نوید احمد چیمہ ولد حفیظ احمد چیمہ کینیڈا

مسل نمبر 36893 میں وردو احمد ولد مبارک احمد قوم مرزا (مغل) پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ یارک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$1500 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وردو احمد ولد مبارک احمد نارتھ یارک کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف خان وصیت نمبر 17219 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر ہارون احمد ولد ڈاکٹر عبدالشکور کینیڈا

مسل نمبر 36894 میں رؤف احمد ملک ولد ملک عبداللطیف ظہور قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ایک عدد مکان واقع نارتھ یارک کینیڈا کا نصف حصہ مالیتی -/C$120000 ڈالر۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع شیخوپورہ روڈ نزد کوٹ عبدالمالک مالیتی -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رؤف احمد ملک ولد ملک عبداللطیف ظہور کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عاظم شاد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف کینیڈا

کمپیوٹر اور لینگویج کلاسز کا اجراء

امتحانات سے فراغت اور گرمیوں کی چھٹیوں کا فائدہ اٹھائیں۔جس کیلئے نیشنل کالج میں بہت سارے مفید کمپیوٹر شارٹ کورسز کے ساتھ ساتھ سپوکن انگلش، نیز IELTS & TOEFL جرمن زبان کی کلاسز بہت کامیابی سے جاری ہیں۔ٹیوشن کلاسز انگلش میتھ، اکنامکس شیٹ کے علاوہ دوسرے کئی مضامین میں ٹیوشن کلاسز کی معلومات کیلئے جلد رابطہ فرمائیں۔(داخلہ جاری ہے)

نیشنل کالج (نیو کیمپس) 24/1 دارالعلوم غربی حلقہ ...
فون نمبر 215025

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ بلدیہ ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ حیدرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سعید صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ مورخہ 23 اور 24 جون 2004ء کی درمیانی شب بعمر 74 سال حرکت قلب بند ہونے سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے (رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں) خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ مورخہ 25 جون 2004ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مکرم بشیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ چٹھی مسیح نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ رتبہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم امین الرشید ہاشمی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شوگر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور شیخ زاید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی نے ایف اے/ایف ایس سی پارٹ ون 2004ء میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم یکم جولائی 2004ء سے 9 جولائی 2004ء تک دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 3 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 7 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:28
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:13
وقت عصر	5:12
غروب آفتاب	7:20
وقت عشاء	8:58

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل اضلاع راولپنڈی واٹک کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل بقایا جات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

واقفین نو روالدین رسیکرٹریان متوجہ ہوں

تمام واقفین نو (لڑکے) جو امسال کلاس دہم کے طالب علم ہیں وہ مورخہ 8 جولائی 2004ء کو مرکز سلسلہ پہنچ کر مورخہ 9 جولائی 2004ء کو بعد نماز جمعہ جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن پہنچ جائیں اور وکالت وقف نو سے رابطہ کریں نیز والدین اور سیکرٹریان سے گزارش ہے کہ ان واقفین نو لڑکوں کو ان تاریخوں میں ربوہ پہنچانے کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

(وکالت وقف نو)

اعلان داخلہ

فارمین کرسچین کالج نے ایف اے/ایف ایس سی پارٹ ون برائے سال 2004ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 جولائی 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان یکم جولائی 2004ء۔

کنیئرڈ کالج فار ویمن لاہور نے فرسٹ ائیر کلاس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 2 جولائی 2004ء سے 8 جولائی 2004ء تک دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان یکم جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
Ph: 04624-212434, Fax: 213966

FIXED PRICE SHOP
کی طرف سے
جلسہ سالانہ UK مبارک
اقصیٰ چوک ربوہ

سی پی ایل نمبر 29